۰۹/۰۲/۲۹ھ

۱۲/۰۳/۲۹ھ

۲۷/۲۹۰۳۱ نورالحق صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام مسائل ھذا کے بارے میں

① ایک عالم دین جس کے پاس دینی کتب اتنی مقدار میں ہوں جن کی قیمت زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچتی ہو اس پر صدقات واجبہ اور قربانی واجب ہوگی یا نہیں؟

نیز مذکورہ شخص کو زکوٰۃ، صدقہ فطر، قربانی کی کھال وغیرہ لینا کیسا ہے؟

بالفاظ دیگر کتب کی وہ مقدار جو نصاب کو پہنچتی ہو ضروریات اصلیہ میں داخل ہے یا نہیں اور اس کو نصاب زکوٰۃ، صدقہ فطر اور قربانی سے منہا کیا جائیگا یا نہیں؟ اس حال میں کہ کتب گھر کی الماری میں رکھی رہتی ہیں، بعض کتب تو استعمال ہوتی ہی نہیں اس امید پر کہ کبھی ضرورت پڑ جائیگی، اور بعض کبھی کبھار استعمال ہوتی ہیں۔ واضح رہے کہ استعمال نہ ہونے والی کتب بھی نصاب کی قیمت تک ہوتی ہیں۔

مثلاً زید کراچی میں پڑھاتا ہے۔ مدرسہ ہی کی کتب استعمال کرتا ہے حالانکہ اس کے گھر میں پورا درس نظامی، ان کی شروحات، تفاسیر، فتاویٰ جات، ہر قسم کی کتب ہیں۔ وہ سارا سال مدرسہ میں پڑھاتا ہے چھٹیوں میں گھر جاکر بھی کوئی اکا دکا کتاب دیکھ تو دیکھ لی ورنہ باقی ایسے ہی رکھی ہوئی ہیں۔۔۔

بینوا وتوجروا

② علماء کرام بطور ذریعہ معاش کتب کی پروف ریڈنگ کرتے ہیں مکتبے والوں سے معاملہ اس طرح سے ہوتا ہے۔

الف اردو کتب بڑے سائز کی ہوں تو فی صفحہ ۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰ روپے تک ہوتے ہیں۔

〃 〃 چھوٹے سائز کی ہوں تو فی صفحہ ۲۔۳۔۴ روپے تک ہوتے ہیں

عربی کتب بڑے سائز کی ہوں تو فی صفحہ ۱۰۔۱۱۔۱۲۔۔۱۵ روپے تک۔ مکتبہ

ب جو کوئی کتاب ترجمہ کر کے یا اپنی تالیف و تصنیف شائع کرنا چاہے تو مکتبے والے پہلے ایڈیشن پر اس کو ایک سو نسخے دیتے ہیں۔ ساتھ یہ ضروری ہوتا ہے کہ کتاب کمپوز ہونے کے بعد پہلا پروف صاحب تالیف کو بلا معاوضہ دیکھنا ہوتا ہے اور دوسرا پروف اگر مکتبے والے چاہیں تو معاوضہ پر اسی کو دے دیتے ہیں۔

مذکورہ طریقہ کار کیسا ہے؟ بصورت دیگر جائز صورتیں تحریر فرمائیں۔

③ i مساجد میں عموماً کارپٹ بچھائے جاتے ہیں ان کو زمین سے چپکا دیا جاتا ہے۔ اگر وہاں کسی مریض کا پیشاب نکل جائے تو تو اس چسپاں کارپٹ کو کیسے پاک کیا جائے۔

ii مسجد کے پورے ہال میں بچھا ہوا قالین جس کو باہر نکالنا اور پھر اس کو

Scanned by CamScanner

تین بار دھونا نہایت مشکل ہو اس کو کیسے پاک کیا جائے؟

(iii) بڑی مسجد میں سنگ مرمر لگے ہوئے ہوں تو وہاں ناپاکی وغیرہ کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے اس حال میں کہ کسی طرف پانی نکلنے کی جگہ نہیں ہے۔

المستفتی

محمد راشد ڈاسکوی

۴ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

الجواب حامداً ومصلیاً۔

۱- کتابیں اگر تجارت کیلئے نہ ہوں، تو اس میں نہ زکوۃ ہے، اور نہ ہی کتابوں کے مالک پر ان کتابوں کی وجہ سے قربانی واجب ہے، اس لیئے کہ زکوۃ کے وجوب کے لیئے مال کا نامی اور زائد از حوائج اصلیہ ہونا ضروری ہے، قربانی کیلئے اگرچہ مال کا نامی ہونا ضروری نہیں، البتہ زائد از حوائج اصلیہ ہونا ضروری ہے، جبکہ یہاں پر دونوں شرطیں نہیں پائی جاتیں۔

نیز تمام وہ دینی کتابیں جن کی تدریس، حفظ یا تصحیح میں ضرورت پڑے زکوۃ لینے سے مانع نہیں، بشرطیکہ وہ ایک سے زائد نسخہ نہ ہوں۔ اگر ایک سے زائد نسخے ہوں، اور نصاب کو پہنچ جائیں، تو یہ زکوۃ لینے سے مانع ہیں، البتہ قربانی کی کھال ہر صورت میں لے سکتا ہے۔

(وسببه ملك نصاب حولي تام فارغ .... عن حاجته الأصلية.. ... ثم فرع على سببه بقوله فلا زكاة على مكاتب ... وأثاث المنزل ودور السكنى ونحوها) وكذا الكتب وإن لم تكن لأهلها إذا لم تنو للتجارة غير أن الأهل له أخذ الزكاة وإن ساوت نصبا، إلا أن تكون غير فقه وحديث وتفسير أو تزيد على نسختين منها هو المختار) وقال الشامي رحمه الله والمراد بأهلها من يحتاج إليها لتدريس وحفظ وتصحيح .... (وإن لم تكن لأهلها) أي بأن الكتب لا زكاة فيها على الأهل وغيرهم من أي علم كانت لكونها غير نامية، وإنما الفرق بين الأهل وغيرهم في جواز أخذ الزكاة والمنع عنه فمن كان من أهلها إذا كان محتاجا إليها للتدريس والحفظ والتصحيح بأنه لا يخرج بها عن الفقر فله أخذ الزكاة

(جاری ہے......)

Scanned by CamScanner

إن كانت فقهًا أو حديثًا أو تفسيرًا ولم يفضل عن حاجته لنسخ تساوي نصابًا كأن يكون عنده من كل تصنيف نسختان وقيل ثلاث .... والمختار الأول .... وأما غير الأهل فإنهم يحرمون بالكتب من أخذ الزكاة لتعلق الحرمان بحدوث قدر نصاب غير محتاج إليه وإن لم يكن ناميًا .... ولأن الأهل إذا كان غير محتاج إليها فهو كغير الأهل"

(تنوير مع الدر ورد، الزكاة، ۳/ ۲۱۲، ۲۰۸ رشيديه)

وكذا كتب العلم ان كان من أهله والآت المحترفين كذا في السراج الوهاج"

(العالمگيرية، الزكاة، ۱/ ۱۷۲ رشيديه)

ويأكل من لحم الأضحية ويؤكل غنيا ويدخر"

(تنوير الابصار، ۶/ ۳۲۷ سعيد)

واللحم بمنزلة الجلد في الصحيح"

(عالمگيري، ۵/ ۳۰۱ رشيديه)

۲- الف- کتابوں کی پروف ریڈنگ پر اجرت لینا جائز ہے۔

ب- صورت مسئولہ میں حق تصنیف یا حق تألیف بیچنا تو جائز ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ شرط لگانا کہ پہلا پروف صاحب تالیف کو بلا معاوضہ دیکھنا ہوگا، یا دوسرا پروف اگر مکتبے والے چاہیں تو معاوضہ دے، صحیح نہیں۔ اور اس کی متبادل صورت یہ ہے کہ مکتبہ والے سے بیع کرلے، اور پروف ریڈنگ کروانے کے لئے مکتبہ والے سے ہر دفعہ ازسرنو معاملہ کرے، ایک دوسرے کو پابند نہ کرے۔

وأما شرائطها.... ومنها أن يكون المعقود عليه وهو المنفعة معلوما علما يمنع المنازعة فإن كان مجهولا جهالة مفضية الى المنازعة يمنع صحة العقد وإلا فلا"

(عالمگيرية، الإجارة، ۴/ ۴۱۱ رشيديه)

ومنها أن تكون الأجرة معلومة"

(عالمگيرية، الإجارة، ۴/ ۴۱۱، رشيديه)

أقول على ما ذكره من جواز الاعتياض عن الحقوق المجردة بمال، ينبغي أن يجوز الاعتياض عن حق التعلي وعن حق الشرب وعن حق المسيل بمال.... كما جاز النزول عن الوظائف ونحوها لا سيما إذا كان صاحب حق العلو فقيرا قد عجز عن إعادة علوه، فلو لم يجز ذلك له على الوجه

Scanned by CamScanner

الذی ذکرناه یتضرر، فیتأمل ولیحرر.

(شرح مجلة الاحکام، مادة: ٢١٦، ٢/١٢١ الفصل الثانی رشیدیہ)

لا یجوز الاعتیاض عن الحقوق المجردة کحق الشفعة وعلی هذا لا یجوز الاعتیاض عن الوظائف بالأوقاف. وفیها فی آخر بحث تعارض العرف مع اللغة، المذهب عدم اعتبار العرف الخاص، لکن أفتی کثیر باعتباره وعلیه فیفتی بجواز النزول عن الوظائف بمال."

(تنویر الدر، البیوع، ٧/٣١، ٣٣ رشیدیہ)

ومقتضی ذلك أن یجوز النزول عن حق الابتکار أو حق الطباعة لرجل آخر لعوض یأخذه النازل، ولکن هذا إنما یتأتی فی أصل حق الابتکار وحق الطباعة، أما إذا اقترن هذا الحق بالتسجیل الحکومی الذی یبذله المبتکر من أجله جهده وماله ووقته، والذی یعطی هذا الحق مکانة قانونیة تمثلها شهادة مکتوبة بید المبتکر وفی دفاتر الحکومة، وصارت تعتبر فی عرف التجار مالا متقوما فلا یبعد أن یصیر هذا الحق المسجل ملحقا بالأعیان والأموال بحکم هذا العرف السائد، وقد أسلفنا أن للعرف مجالا فی إدراج بعض الأشیاء فی حکم الأموال والأعیان لأن المالیة کما حکینا عن ابن عابدین، رحمه الله تثبت بتمول الناس، ولأن هذا الحق بعد التسجیل یحوز إحراز الأعیان، ویدخر لوقت الحاجة إدخار الأموال."

(بحوث فی قضایا فقهیه معاصرة: بیع الحقوق المجردة: ١/١٣٢ دار العلوم کراچی)

وإن کان الشرط شرطا لم یعرف وورود الشرع بجوازه فی صورة وهو لیس بمتعارف إن کان لأحد المتعاقدین فیه منفعة أو کان للمعقود علیه منفعة والمعقود علیه من أهل أن یستحق حقا علی الغیر فالعقد فاسد."

(عالمگیری، البیوع، الباب العاشر: ٣/١٣٤ رشیدیہ)

(استأجره لیکتب له تعویذا لأجل السحر جاز) ان بین قدر الکاغذ والخط وکذا المکتوب)... (لأجل السحر) أي لأجل إبطاله... (وکذا المکتوب) أي إذا استأجر رجلا لیکتب کتابا إلی حبیبه فإنه یجوز إذا بین قدر الخط والکاغذ."

(الشامیة، الإجارة، مطلب فی أجرة صك القاضی والمفتی: ٦/٩٣ سعید)

٣- کارپٹ کو پاک کرنے کے لئے درج ذیل طریقے ہو سکتے ہیں:

١- کارپٹ کی ناپاک جگہ کو اٹھا کر اس کے نیچے برتن رکھ دیں

(جاری ہے۔ ————)

اور کارپٹ کو تین دفعہ دھولیا جائے۔

2- اگر نیچے برتن رکھنا مشکل ہو تو کارپٹ پر اس قدر پانی چھوڑا جائے کہ جو پانی کپڑے کو لگا وہ بھی نکل جائے، اور مزید پانی اس پر ڈالدیا جائے، اس طرح تین دفعہ دھونے سے کارپٹ پاک ہو جائے گا۔

iii سنگ مرمر پر تین دفعہ پانی چھوڑا جائے، اور ہر دفعہ اس کو پاک کپڑے سے خشک کیا جائے، تو وہ جگہ پاک ہو جائے گی۔

(قوله أو صب عليه ماء كثير) أي بحيث يخرج الماء ويخلفه غيره ثلاثا، لأن الجريان بمنزلة التكرار والعصر هو الصحيح سراج".

(الشامية، الأنجاس، مطلب في حكم الوشم، ١/٣٣٢ سعيد)

فالحاصل أن زوال الأثر شرط في كل موضع مالم يشق كيفما كان التطهير وبأي شيء كان فليحفظ ذلك ونحوه في حاشية الوالي على الدرر".

(الشامية، الأنجاس، = ١/٣٣٢ سعيد)

وقالوا في البساط النجس إذا جعل في نهر ليلة طهر قال في البحر: والتقييد بالليلة لقطع الوسوسة وإلا فالمذكور في المحيط أنه أجرى عليه الماء إلى أن يتوهم زوالها طهر لأن إجراء الماء يقوم مقام العصر ولم يقيد بالليلة ومثله في الدرر المنتقى عن الشمني وابن الكمال".

(الشامية، الأنجاس، مطلب في حكم الوشم، ١/٣٣٢ سعيد)

وتطهر (أرض) بخلاف نحو بساط (بيبسها وذهاب أثرها كلون)

وقال في الشامية، ولو أريد تطهيرها عاجلا يصب عليها الماء ثلاث مرات وتجفف في كل مرة بخرقة طاهرة، وكذا لو صب عليها الماء بكثرة حتى لا يظهر أثر النجاسة شرح المنية وفتح".

(تنوير مع الدر ورد المحتار، الأنجاس، ١/٣١١ سعيد)

فقط واللہ اعلم بالصواب

كتبه نور الحق بير علي زئي

المتخصص في الفقه الاسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

الجواب صحیح

[signature] غفرلہ

۲۲/۲/۲۹ھ

الجواب صحیح

[signature]

جامعہ فاروقیہ